شیخ احمد کے خواب کی حقیقت

سفید جھوٹ

صاحبزادہ ابوالخیر سید جماعت علی شاہ اعظمی

اویسی بک سٹال [illegible]
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

48

شیخ احمد کے خواب کی حقیقت
سفید جھُوٹ

تحریر
صاحبزادہ ابوالخیر سیّد جماعت علی شاہ اعظمی
ایم اے اسلامیات ایم اے عربی
فاضل جامعہ رضویہ ضیاءُ العلوم راولپنڈی

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اچھے برے کی تمیز عطا فرمائی' سچ اور جھوٹ کے پرکھنے کا معیار عطا فرمایا غرض یہ کہ کونسا ایسا عمل ہے جسے انسان اور خصوصا مسلمانوں کے لئے آشکار نہ کر دیا ہو انسانی راہنمائی کے لئے رب لم یزل نے انبیاء و رسل بھیجے' اس طرح انسانی طرز زندگی کا تعین کر دیا گیا اور معیار زندگی مقرر ہو گیا۔ اچھے عمل کی جزا اور عمل بد کی سزا خدائی فیصلہ ہے الا یہ کہ وہ اپنی رحمت اور عفو و درگزر سے کسی خوش نصیب سے معاملہ کرے۔

جب اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی فلاح و فوز کے لئے قوانین مرتب ہو گئے جو قرآن و حدیث اور فقہ کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ تو اب ان سے انحراف کسی صورت بھی جائز نہیں چہ جائیکہ کوئی صرف خواب کے ذریعے سے جنت و دوزخ' نفع و نقصان کی بشارتیں دے۔ جس طرح ہمارے اس دور میں ایک پمفلٹ بنام "یہ سچ ہے" کثیر تعداد میں چھاپا جا رہا ہے اور لوگوں کے اذہان کو خواہ مخواہ الجھن میں ڈال دیا گیا۔ توہمات کے شکار لوگوں نے یقین کر لیا جب کہ اس کی کوئی حیثیت اور حقیقت نہیں ہے جیسا کہ حضرت علامہ صاحبزادہ ابوالخیر سید جماعت علی شاہ صاحب اعظمی نے اپنے رسالہ میں اس کا شافی "سفید جھوٹ" کے نام سے جواب دیا ہے۔ اس کے علاوہ جب صاحبزادہ صاحب نے مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے پاکستان کے جید علمائے کرام سے رابطہ کیا بعض سے فتاویٰ بھی لئے گئے۔ بعض مفتیان کرام کے فتاویٰ جات رسالہ میں منسلک کر دئے گئے ہیں۔ بعض دیگر سے ہم نے رابطہ کیا تو ان حضرات نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار فرمایا۔ ان میں کراچی سے حضرت علامہ مفتی عبد السبحان صاحب القادری' حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد یوسف شاہ صاحب بندیالوی' حضرت علامہ غلام نبی صاحب' حضرت علامہ مولانا محمد فیض القادری صاحب' مولانا عبدالکریم صاحب لاہور سے حضرت علامہ ہزاری' حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی' حضرت علامہ امین صاحب فیصل آبادی' علامہ پروفیسر محمد

سعید احمد صاحب اسعد راولپنڈی سے حضرت علامہ شیخ المشائخ سراج العلماء سید غلام محی الدین شاہ صاحب، حضرت علامہ بقیہ السلف رہبر شریعت استاذ العلماء جناب سید حسین الدین شاہ صاحب، حضرت علامہ عبدالرزاق بھترالوی، حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب جھنگ سے حضرت علامہ مناظر اسلام اللہ بخش نیر صاحب، شیخ الحدیث مولانا رشید احمد صاحب رضوی، بھکر سے حضرت علامہ شیخ الحدیث محمد شریف صاحب رضوی نے بھی اس پمفلٹ کو من گھڑت قرار دیا۔ لہٰذا تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ اس پمفلٹ کی فوٹو کاپیاں کروا کر پیسوں کا ضیاع نہ کریں کسی اچھے مصرف میں خرچ کریں تو بہت ہی بہتر ہوگا۔ ایک ایسے امر پر ایمان لانا جس کی حقیقت ہی نہ ہو جو سراسر جھوٹ ہو خلاف شریعت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اعمال حسنہ کرنے کی اور خرافات قبیحہ سے اجتناب کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بجاہ سید المرسلین یارب العالمین

احقر العباد محمد رفیق قادری رندھاوا۔ کراچی

نوٹ : جمعیت اشاعت اہلسنت اس کتابچہ کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت شائع کر رہی ہے یہ جمعیت کے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت شائع ہونے والی کتاب نمبر ۵۴ ہے۔ قارئین کی سہولت کے لئے اس رسالے کی ترتیب کچھ اس طرح رکھی گئی ہے کہ سب سے پہلے ابتدائیہ ہے اس کے بعد حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تقریظ مبارکہ ہے اس کے بعد وہ جھوٹا وصیت نامہ کہ جس کے بطلان کو ثابت کرنے کے لئے یہ رسالہ ترتیب دیا گیا ہے پورا من و عن شائع کیا جا رہا ہے اس کے بعد حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ ابو الخیر سید جماعت علی شاہ صاحب اعظمی صاحب کا تصنیف کردہ رسالہ "سفید جھوٹ" شائع کیا جا رہا ہے اور سب سے آخر میں اس وصیت نامہ کے متعلق استفتاء اور اس پر ملک کے جید علمائے کرام کے فتاوی شائع کیے جا رہے ہیں۔

شکریہ

جمعیت اشاعت اہلسنت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"پاکستان اور بالخصوص کراچی میں عرصہ دراز سے ایک "وصیت نامہ" شیخ احمد سے منسوب ایک خواب گشت کر رہا ہے اس وصیت نامہ کا نچوڑ یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک مقیم شیخ احمد نے خواب دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ نے کچھ ارشاد فرمایا...... حضور علیہ السلام کے ارشاد مبارکہ کے بعد عموماً وصیت ناموں میں یہ لکھا جاتا ہے کہ اس کی چالیس نقول بنا کر عام مسلمانوں میں تقسیم کرنا بے حد ضروری ہے' لوگوں کو اس کی تقسیم پر اکسانے کے لئے یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ جس نے چالیس نقول تقسیم کیں اس کا پچیس ہزار روپے کا بانڈ لگ گیا وغیرہ وغیرہ اور دیگر فوائد بتائے جاتے ہیں جب کہ جو شخص اس وصیت نامہ کو تقسیم کرنے سے گریز کرے اس کا لڑکا مر گیا یا مر جائے گا وغیرہ۔ واضح ہو کہ لوگوں میں خوف خدا یاد دلانے کے لئے حضور ﷺ کی پیروی کرنے کی نصیحت کے لئے قرآن مجید فرقان حمید میں بے شمار آیات ہیں' احادیث نبوی ﷺ کے ذخائر میں کئی ارشاد نبوی ایسے ملیں گے جس سے لوگوں کو خوف خدا یاد دلایا جا سکتا ہے مگر بعض لوگوں نے جھوٹ کا سہارا لے کر یہ وصیت نامہ گھڑا۔ اس وصیت نامہ چھاپنے والے نے ظلم یہ کیا کہ اپنی بیان کردہ عبارت کو قول رسول قرار دیا (العیاذ باللہ) حالانکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو موضوعات کبیر' محقق علی قاری رحمتہ اللہ علیہ لہٰذا عوام کو باور کرایا جاتا ہے کہ اس وصیت نامہ کی کوئی شرعی حقیقت نہیں ہے' صاحبزادہ ابوالخیر مولانا سید جماعت علی شاہ اعظمی نقشبندی صاحب نے اس سلسلے میں ایک کتابچہ ترتیب دیا ہے جس میں مستند علمائے کرام کے فتاویٰ بھی شامل کئے ہیں' اللہ تبارک و تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے' آمین بجاہ نبی الکریم علیہ وعلی الہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

سید شاہ تراب الحق قادری

سفید جھوٹ

مدینہ کے شیخ احمد کے خواب کی حقیقت

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم' اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم' بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

ترجمہ : جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے

عرصہ دراز سے ایک پمفلٹ پڑھنے کو مل رہا ہے۔ شروع شروع میں تو میں نے اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی لیکن یہ سلسلہ کچھ ایسا چل نکلا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔ کئی احباب نے اس کے متعلق مجھ سے اس کی حقیقت کے بارے میں پوچھا تو میں نے "یہ سراسر جھوٹ ہے" کہہ کر بات ختم کر دی لیکن آئے دن یہ پمفلٹ بجائے ختم یا کم ہونے کے بدستور بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ ان نامساعد حالات میں اس پمفلٹ کی حقیقت آپ کے سامنے واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

یہ وصیت نامہ جو کہ مدینہ کے شیخ احمد سے منسوب ہے کچھ مختلف روایات سے پڑھنے اور سننے میں آیا ہے۔ بعض میں ہے کہ شیخ احمد نے کہا کہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی رات قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول تھا کہ سونے سے قبل (حالت بیداری میں) مجھے رسول اللہ ﷺ دکھائی دیئے اور کسی وصیت نامہ میں ہے کہ رسول کریم ﷺ خواب میں تشریف لائے اور انہوں نے مجھ سے فرمایا "شیخ احمد" میں نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا (جس کا مفہوم یہ ہے کہ) میں لوگوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے اتنا شرمندہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں سے ملاقات کی تاب نہیں رکھتا۔ صرف ایک ہفتہ میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی بے ایمان کی حیثیت سے مر چکے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کے چند گناہوں کا تذکرہ کیا۔ پھر فرمایا! یہ وصیت نامہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے رحمت بن کر نازل ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے قیامت کی چند نشانیاں ذکر کیں اور پھر فرمایا۔ شیخ احمد لوگوں تک یہ نصیحت (وصیت) پھیلا دو جو کہ در حقیقت لوح محفوظ سے اتاری گئی ہے۔ جو لوگ اس وصیت کو لکھ کر شہر در

شہر پھیلائیں گے وہ لوگ روز قیامت جنت اور میری شفاعت کے مستحق ہوں گے۔ اور اس کے برعکس جو لوگ نہ پھیلائیں گے وہ روز محشر نہ صرف میری شفاعت سے محروم ہوں گے بلکہ وہ لازماً کوئی نقصان اٹھائیں گے صرف یہ نہیں بلکہ آگے لکھتے ہیں کہ اس وصیت نامے کو عام کرنے والا غربت سے امیری' قرض سے چھٹکارا اور گناہوں سے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے خاندان کے لئے بھی معافی حاصل کرلے گا۔ لیکن اس وصیت سے گریز کرنے والا نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی منہ کی سیاہی کے سوا کچھ حاصل نہ کرسکے گا۔ مزید آگے چل کر اس وصیت کے حامل شیخ احمد کی طرف یہ بات بھی منسوب کی گئی ہے کہ انہوں نے حلفیہ (قسم کھاکر) یہ بات کہی ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ "سچ ہے" اور اگر میں جھوٹا ہوں تو میری موت اسلام پر نہ آئے۔ جو لوگ اس وصیت پر یقین نہ رکھیں گے وہ گنہگار ہیں۔

یہ ہے خلاصہ اس جھوٹی وصیت کا جسے انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہے پچھلے کئی برسوں سے اس وصیت کو بار بار منظر عام پر لایا جارہا ہے۔ اس وصیت کے ایک نسخے میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مذکورہ شیخ احمد نے حالت بیداری میں رسول کریم ﷺ کو دیکھا اور وصیت نامہ کو وصول کیا جبکہ دوسرے نسخے میں ہے کہ شیخ احمد نے خواب میں رسول کریم ﷺ سے اس وصیت نامے کو سنا جس جعلساز نے یہ وصیت بنائی ہے اس نے کئی اور باتوں کا بھی دعویٰ کیا ہے جو کہ سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایک معمولی سی سوجھ بوجھ رکھنے والا اور فطرت سلیم سے آراستہ شخص اس پر یقین کرسکے گا لیکن صرف مجھے معلوم ہی نہیں بلکہ بہت سے لوگوں کو اس وصیت کے فریب کا شکار ہوتے دیکھا ہے اس لئے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موضوع پر قلم اٹھاؤں اور رسول کریم ﷺ کے دامن مبارک سے اس جھوٹ اور ملمع سازی کے پردہ کو چاک کروں تاکہ آئندہ کوئی مسلمان اس وصیت کے پرفریب چنگل میں نہ پھنس سکے۔

اس وصیت نامے کے خلاف سعودی عرب سے بھی عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے ایک رسالہ تحریر کیا تھا (جو کہ میرے پاس موجود ہے) جس میں اس نے جہاں اور باتیں لکھیں تھیں وہاں یہ بھی تحریر تھا کہ "میں نے شیخ احمد کہ جن کی طرف اس

وصیت کو منسوب کیا گیا ہے کے چند اقرباء سے استفسار کیا تھا لیکن انہوں نے بھی صاف صاف اقرار کیا کہ شیخ احمد کی طرف اس وصیت کی نسبت بالکل جھوٹ ہے اور انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔ (مدینہ کے شیخ احمد کے خواب کی حقیقت صفحہ نمبر ۳) یہ تو ہے عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کا بیان جو کہ شیخ احمد کے قریب کا رہنے والا ہے۔ میرے خیال میں اس کا شیخ احمد کے اقرباء سے استفسار کرنا اور ان کا اس وصیت نامے سے صاف صاف انکار کرنا ہی پورے وصیت نامے کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے۔

شیخ احمد تو عرصہ ہوا اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انہوں نے یا ان سے افضل کسی شخص نے رسول کریم ﷺ کو خواب میں یا حالت بیداری میں دیکھا ہو تو کیا ہر ایسے شخص کی تصدیق کرنا ہمارے اوپر لازم تو نہیں اور اگر بالفرض اس وصیت نامے کی نسبت شیخ احمد کی طرف درست بھی مان لی جائے تب بھی ہمارے پاس متذکرہ دلیل کے علاوہ کئی دلائل ہیں جو یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ شیخ احمد شیطانی وسوسہ کا شکار ہوگئے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ سرکار دو عالم ﷺ کی ظاہری زندگی راستی اور سچائی کا نمونہ ہے اور پردہ فرمانے کے بعد بھی اگر کسی شخص کو عالم رؤیا (خواب) میں دکھائی دیئے جائیں تو سوائے سچ کے اور کچھ نہ فرمائیں گے لیکن اصل سوال تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کو دیکھنے کا دعویدار شخص اپنے دعویٰ میں کہاں تک سچا، ایماندار اور دینی فہم رکھنے والا ہے۔ بہت سی ایسی احادیث مبارکہ جن کی نسبت رسول کریم ﷺ کی طرف کی جاتی ہے کہ انہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوگا صرف اس لئے ناقابل قبول ہیں کہ ان کی روایات کرنے والے قابل اعتماد لوگ نہیں ہیں اور بعض احادیث مبارکہ قابل اعتماد واسطوں سے نقل ہوتی ہیں لیکن انہیں اس وجہ سے ترک کر دیا جاتا ہے کہ وہ ایسی احادیث مبارکہ سے ٹکرا رہی ہوتی ہیں۔ جو زیادہ ذریعوں سے منقول ہوئی ہیں بعض دفعہ دو متعارض حدیثوں میں علم اصول حدیث کے ضابطوں کے مطابق مفاہمت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن اگر ایسا کرنا بھی محال ہو تو بعد والی حدیث شریف کو پچھلی احادیث مبارکہ کے لئے ناسخ مان لیا جاتا

لے

ہے بشرطیکہ بعد والی احادیث مبارکہ انتہائی قابل اعتماد ذرائع سے موصول ہوئی ہوں اگر مفاہمت کی یہ دونوں صورتیں ممکن نہ ہوں تو پھر اس حدیث شریف کو ترک کر دیا جاتا ہے جس کا راوی قوت حافظہ اور دینداری کے معیار سے فروتر ہو علم اصول حدیث میں ایسی حدیث مبارکہ کو شاذ کہا جاتا ہے۔

آیئے اب ذرا اس نام نہاد وصیت نامہ کا جائزہ لیں۔ حضور سرور کونین ﷺ کی طرف اس وصیت نامے کی نسبت ایسے شخص کی طرف سے کی گئی جو خود بھی مجہول ہے اور جس کی دینداری اور دیگر امور بھی غیر معروف ہیں۔ اس وصیت نامے کو اول تو رسول کریم ﷺ کی طرف ہی غلط منسوب کیا گیا ہے اور دوسرا یہ کئی غلط باتوں کا پلندہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف ہے۔ حدیث مبارک ہے!

"من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار"

ترجمہ ! کہ جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ بولا پس وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

اس وصیت کے بنانے والے نے حضور ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کی ہے جو آپ ﷺ نے قطعاً نہیں فرمائی ہے۔ اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں ایسے شخص کو اپنا مقام جان لینا چاہیے الا یہ کہ وہ شخص توبہ کرے اور اس بات کا بھی اعلان کرے کہ اس نے رسول کریم ﷺ کی طرف ایک جھوٹی وصیت کو منسوب کیا ہے یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ جھوٹی بات پھیلانے والے شخص کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی کہ جب تک وہ لوگوں کے سامنے اس بات کا اعتراف نہ کرے کہ وہ اس گناہ عظیم کا مرتکب ہوا ہے اور آئندہ اس جھوٹ سے احتراز کرتا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے!

ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینت والھدی من بعد ما بینہ للناس فی الکتب اولئک یلعنھم اللہ و یلعنھم اللعنون۔ الا الذین تابوا و اصلحوا و بینوا فاولئک اتوب علیھم و انا التواب الرحیم۔

ترجمہ ! بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لئے ہم اس کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی

لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (پ ۲' سورہ بقرہ ۱۶۰' ذ کنزالایمان)

ان آیات مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص سچائی کو چھپاتا ہے اسے ظاہر نہیں کرتا تو اس کی توبہ اس وقت قبول ہوگی جب وہ اپنی غلطیوں کو بیان کرے اور ان کا تدارک بھی کرے اللہ رب العزت نے اپنا دین تمام کر دیا ہے اور رسول اکرم ﷺ کو اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھایا جب تک دین وضاحت کے ساتھ بیان نہیں ہوگیا۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد گرامی ہے!

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

ترجمہ ! آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

(پ ۶' سورہ مائدہ ۳' کنزالایمان)

اس وصیت نامے کو بنانے والا چودھویں صدی ہجری کو ظاہر ہوا کہ جو ایسی نئی بات کا آغاز کرتا ہے اور جس کے ماننے والے جنت کے مستحق ہوں گے اور جس کا انکار کرنے والے جنت سے محروم ہوجائیں گے۔ مزید برآں یہ شخص اپنے وصیت نامے کو قرآن کریم سے افضل قرار دیتا ہے جو بھی اس کی نقل اتار (چھپوا) کر ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پھیلائے گا وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ بنائے گا لیکن جو ایسا نہ کرے گا وہ بروز قیامت سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ اس کا یہ قول بالکل غلط ہے اور اس بات کی کھلی شہادت ہے کہ یہ وصیت نامہ بناوٹی ہے جو اپنے بنانے والے کے لئے "سفید جھوٹ" کا اعلٰی شاہکار بھی ہے وہ اس لئے کہ قرآن کریم کو بھی کوئی شخص لکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پھیلائے گا تو وہ اس وقت تک ان انعامات کا مستحق نہیں ہوگا جب تک کہ وہ خود قرآنی تعلیمات پر عامل نہ ہو۔ آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ ایک جھوٹی وصیت کو لکھ کر پھیلانے والے کے لئے اتنی بڑی بشارت کیسے ہو سکتی ہے؟ یہاں تک کہ وہ لوگ جو

قرآن کریم کو لکھ کر نہیں پھیلاتے وہ بھی قیامت کے دن سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت سے محروم نہیں ہوں گے۔ اس مذمومہ وصیت کا یہ ایک جھوٹ ہی ساری وصیت کے باطل ہونے پر شاہد ہے۔

ان باتوں کے علاوہ بھی مندرجہ ذیل باتوں سے اس وصیت کے بناوٹی ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

(۱) شیخ صاحب کا یہ کہنا کہ جو شخص بھی اس وصیت کو پڑھ کر تقسیم کرے گا وہ فقیری سے تونگری، قرض سے چھٹکارا اور گناہوں سے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے خاندان کے لئے بھی معافی حاصل کرے گا تو یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ اس کا نہ تو قرآن نے ہمیں حکم دیا ہے اور نہ ہی حدیث شریف سے اس کا ثبوت ہے اور نہ ہی حضور ﷺ کی امت میں سے کسی ایسے فرد کا فرمان ہے جو اولی الامر میں سے ہو۔

(۲) صاحب وصیت کا یہ کہنا کہ اگر کسی نے چھپوا کر تقسیم نہ کیا تو غریب ہے تو امیر نہ ہوگا، مقروض ہے تو قرض ادا نہ ہوگا نہ اس کے اور اس کے خاندان کو جنت میں جگہ ملے گی وغیرہ۔

خدا کی پناہ اس سے بڑھ کر بہتان اور کیا ہوگا حالات زمانہ سے بھی اس کی تائید نہیں ہوتی اس وقت بے شمار ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں نے اس وصیت کو پڑھ کر تقسیم نہیں کیا نہ ہی ان کے قرضے رکے رہے اور نہ ہی انہیں کوئی نقصان ہوا اور ایسے لوگ بھی بے حساب ہیں کہ جن کی تعداد اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ جنہوں نے کئی بار اس جھوٹی وصیت کو چھپوا کر تقسیم کیا لیکن نہ ہی ان کی غربت دور ہوئی اور نہ ہی ان کا قرضہ ادا ہوا۔ شریعت محمدی (ﷺ) نے جب قرآن مجید لکھنے والے کے لئے یہ سارے انعامات نہیں گنوائے تو ایسی جھوٹی وصیت کے لکھنے والے کے لئے یہ سب باتیں کیسے ثابت ہوگئیں؟

(۳) صاحب وصیت نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو اس کے تیس (۳۰) پرچے چھپوا کر تقسیم کرے گا اس کو چودہ (۱۴) دن کے اندر اندر خوشی حاصل ہوگی۔ مزید یہ کہ اپنی اس جھوٹی بات کو مضبوط کرنے کے لئے ایک من گھڑت واقعہ تحریر کیا کہ شہر بمبئی

میں ایک شخص کو ایسے تیس (۳۰) پرچے تقسیم کرنے پر ۲۵ ہزار روپے کا فائدہ ہوا اور ایک شخص کو چھ ہزار روپے کا فائدہ ہوا اور ایک شخص کو اسے جھوٹا سمجھ کر چھوڑنے پر اپنے بیٹے سے ہاتھ دھونا پڑے۔

اندازہ فرمائیں فیصلہ آپ حضرات پر موقوف ہے کہ آیا یہ وصیت نامہ واقعی اتنا سچا ہے یا کہ ہم لوگوں کا ایمان اتنا کمزور ہوگیا ہے؟ اس وصیت نامے کے جھوٹے ہونے میں اب اور کیا شک باقی رہ گیا ہے تمام مسلمانوں سے میری گزارش ہے کہ ایسی جھوٹی باتوں کی طرف کان نہ لگائیں اور نہ ہی اسے پھیلانے کی کوشش کریں۔ حق بات چھپائی نہیں جاتی بلکہ حق ہمیشہ اپنے نور سے پہچانا جاتا ہے حق کی بات بھی جاننی ہو تو اسے دلائل کے ساتھ جاننے کی کوشش کریں اور اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اہل علم کی طرف رجوع کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

ترجمہ: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

(پ سورہ الانبیاء، کنزالایمان)

جھوٹے شخص کی قسم کا بھی اعتبار نہ کریں۔ کیا شیطان مردود نے ہمارے ماں باپ (حضرت آدم اور بی بی حوا علیہما السلام) سے قسم کھا کر نہیں کہا تھا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ شیطان اور اس کے چیلے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہمیشہ سے جھوٹی قسمیں اور بناوٹی وعدے کرتے آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کے مکر اور اس کے چیلوں کے شیطانی ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھے۔ یقیناً اللہ اپنے دین کی مدد کرنے والا ہے دین کا دشمن کتنا ہی لوگوں کو بہکانے اور ورغلانے کی کوشش کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فی زمانہ منکرات کا بہت زور ہے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ نے منکرات سے بچنے کی بارہا تنبیہہ فرمائی ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہدایت اور رہنمائی کے لئے قرآن اوز سنت کافی ہے۔ صاحب وصیت نے سفید جھوٹ میں قیامت کی نشانیاں بھی ذکر کی ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں قیامت کے بارے میں تفصیلا ذکر آچکا ہے۔ احادیث کی کتابوں اور اہل علم کی تصنیفات میں ان چیزوں کا بخوبی بیان آگیا ہے۔ ہمیں

ا

ان جھوٹے مفتراء کے بیان کی ضرورت نہیں جس نے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہ وہ جھوٹی اور من گھڑت وصیت ہے جس کو لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے عوام الناس میں گمراہی پھیلائی جا رہی ہے۔

یہ وصیت ہے

خاص ضروری اعلان

پڑھو اور پڑھ کر سناؤ!

مدینہ شریف کے شیخ احمد نے یہ وصیت نامہ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ جمعہ کی رات میں مدینہ مبارک میں قرآن شریف پڑھ رہا تھا کہ مجھے نیند آگئی' کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ اس ہفتے میں ساٹھ ہزار آدمی مرے ہے جن میں کوئی ایماندار نہ تھا۔ بہت برا وقت آگیا ہے عورتیں پردہ نہیں کرتیں۔ شوہر کی خدمت نہیں کرتیں۔ اولاد اپنے ماں باپ کا کہنا نہیں مانتی۔ عورتوں نے پردہ چھوڑ دیا ہے۔ مالدار غریبوں کا خیال نہیں رکھتے۔ حج کو نہیں جاتے۔ خیرات نہیں کرتے۔ شیخ احمد تم دنیا کو سمجھاؤ کہ نیکی کریں قیامت نزدیک ہے۔ ایک ستارہ آسمان پر نکلے گا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس وصیت نامہ کو پڑھ کر اس کی نقل ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائے گا۔ قیامت کے دن ان کی رحمت شفاعت کرے گی۔ اور ان کے خاندان کو خدا جنت کی راہ دکھائے گا جو کوئی ایسا نہیں کرے گا تو ان کی رحمت سے محروم رہے گا۔ جو اسے چھپوا کر تقسیم کرے گا تو رحمت سے مالا مال ہو گا۔ قرض والا اس پرچے کو بانٹے گا تو اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔ اور مراد والوں کی مراد پوری ہو گی۔ شیخ احمد نے کہا اگر یہ وصیت نامہ جھوٹا ہو تو میری موت کافروں کے ساتھ ہو۔ ہمیں چاہیے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجیں اور روزہ نماز کے پابند بنیں۔ غریبوں کا خیال

رکھتے ہوئے نیک راستوں پر چلیں۔ جو آدمی ۱۰۰ پرچے چھپوا کر تقسیم کرے گا تو اس کو ۱۴ دن میں خوشی نصیب ہوگی۔ بمبئی میں ایک آدمی نے ۵۰ پرچے چھپوا کر تقسیم کیے تو اسے ۲۰ ہزار کا فائدہ ہوا۔ ایک شخص نے جھوٹ سمجھا تو اس کا بیٹا مر گیا جو اس پرچے کو رکھ کر تقسیم نہیں کرے گا وہ غم ضرور دیکھے گا۔ جو انسان زیادہ تعداد میں تقسیم کرے گا اسے زیادہ فائدہ ہوگا۔ ایک شخص نے اس خط کو جھوٹا سمجھا تو اسی رات کو مر گیا۔ ایک بھائی نے خط کو صحیح مان کر دل میں عہد کر لیا اور ۵۰ پرچے چھپوا کر تقسیم کئے تو اسے ۵۰ ہزار کا فائدہ ہوا۔ ایک بھائی نے سوچا آج یا کل یا پرسوں لکھوں گا وقت ٹال دیا تو اس کا انتقال ہو گیا۔ مہربانی کر کے اس وصیت نامے کو جھوٹا نہ سمجھو۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ

"شیخ احمد" کی طرف منسوب کردہ بیان "یہ سچ ہے" کے نام سے جو مشہور کیا جا رہا ہے اور اس میں یہ لکھا جاتا ہے کہ اس پر یقین نہ کرنے والے کو نقصان ہوگا اور سچ ماننے والے کو فائدہ اس کے علاوہ آئے دن دیگر پمفلٹ پڑھنے کو مل رہے ہیں ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ مدلل جواب تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سائل

صاحبزادہ سید صابر علی شاہ اعظمی

فتاوی مبارکہ

الجواب : سوال میں مذکور "وصیت نامہ" کو عرصہ دراز سے لوگوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے جو کہ مسلمانوں کے خلاف سازش ہے تاکہ مسلمانوں کے عقائد و نظریات کو متزلزل کیا جائے اس وصیت نامہ میں مذکور باتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے یہ سب خلاف شرع اور من گھڑت ہیں مسلمان اس پر کسی قسم کا اعتقاد نہ رکھیں اور ہرگز اس پر عمل نہ کریں۔ اور یہی حکم ان تمام پمفلٹ اور ہینڈ بلز کا ہے جن میں من گھڑت اور خلاف شرع باتیں ہوتی ہیں۔

عبدالعزیز حنفی غفرلہ
دارالعلوم امجدیہ، عالمگیر روڈ، کراچی
۲۸ جمادی الثانی سن ۱۴۱۷
۱۱ نومبر سن ۱۹۹۶

الجواب باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

مذکور وصیت نامہ کا کوئی اصل نہیں افتراء ہے شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ بالصواب
کتبہ احقر محمد جان نعیمی غفرلہ
ازدارالافتاء مجددیہ نعیمہ ملیر کراچی
16/11/96

الجواب ھوالموافق للصواب

صورت مسئولہ برتقدیر صحت سوال میں شیخ احمد کی طرف منسوب وصیت نامہ ان کا ایک خواب ہے اور خواب پر کوئی شرعی حکم نہیں ہوتا کہ اس پر عمل کرنا کوئی فرض یا واجب وغیرہ ہو یا اس پر یقین لازمی ہو۔ لہٰذا اس کے صحیح یا درست ہونے کا اعتقاد اور اس کی نشر و اشاعت جب ضروری نہیں تو ان کے وصیت نامہ پر عمل نہ کرنے والا نہ گنہگار ہوگا اور نہ ہی اسے کوئی ضرر پہنچے گا۔ ہمیں تو یہ کسی مفاد پرست کی گپ معلوم ہوتی ہے بلکہ اس ثبوت پر بھی شک ہے

ھذا عندی واللہ ورسولہ اعلم بالصواب
مفتی دارالعلوم نعیمیہ
دستگیر کالونی کراچی

مصطفیٰ ﷺ کے احسانات یاد کرو!

اے اپنی جان پر ظالمو! اے بھولے نادان مجرمو! کچھ خبر ہے؟ تمہیں کچھ خبر ہے؟ ارے وہ اللہ واحد قہار ہے جس نے تمہیں پیدا کیا' جس نے تمہیں آنکھ' کان' دل' ہاتھ' پاؤں لاکھوں نعمتیں دیں' جس کی طرف تمہیں پھر کر جانا' اور ایک اکیلے تنہا' بے یار و یاور بے وکیل اس کے دربار میں کھڑے ہو کر رو بکاری ہونا ہے' اس کی عظمت' اس کی محبت ایسی ہلکی ٹھہری کہ فلاں (گستاخ رسول دیوبندی) و فلاں (گستاخ رسول وہابی) کو اس پر ترجیح دے لی' ارے اس کی عظمت' تو اس کی عظمت' اس کے احسان' تو اس کے احسان' اس کے پیارے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ ہی کے احسانات اگر یاد کیا کرو تو واللہ العظیم! باپ' استاد' پیر' آقا' حاکم' بادشاہ وغیرہ وغیرہ تمام جہان کے احسان جمع ہو کر ان کے احسانوں کے کروڑویں حصے کو نہ پہنچ سکیں ارے وہ وہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی وحدانیت' اپنی رسالت کی شہادت ادا فرما کر سب سے پہلی جو یاد آئی وہ تمہاری ہی یاد تھی' دیکھو وہ آمنہ خاتون کی آنکھوں کا نور' نہیں نہیں وہ اللہ رب العرش کے عرش کا تارا' اللہ نور السموات والارض کا نور' شکم پاک مادر سے جدا ہوتے ہی سجدے میں گرا ہے اور نرم و نازک حزیں آواز سے کہہ رہا ہے رب امتی امتی اے میرے رب! میری امت میری امت ﷺ کیا کبھی کسی کے باپ' استاد' پیر' آقا' حاکم' بادشاہ نے بیٹے' شاگرد' مرید' غلام' نوکر' رعیت کا ایسا خیال کیا؟ ایسا درد رکھا ہے؟ حاش للہ ارے وہ' وہ ہیں کہ پیارے حبیب رؤف رحیم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو جب قبر انور میں اتارا ہے لب ہائے مبارک جنبش میں ہیں۔ فضل یا قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کان لگا کر سنا ہے۔ آہستہ آہستہ عرض کر رہے ہیں رب امتی امتی اے میرے رب! میری امت میری امت ﷺ سبحان اللہ پیدا ہوئے تو تمہاری یاد' دنیا سے تشریف لے گئے تو تمہاری یاد۔ کیا کبھی کسی کے باپ' استاد' پیر' آقا' حاکم' بادشاہ نے بیٹے' شاگرد' مرید' غلام' نوکر' رعیت کا ایسا خیال کیا؟ ایسا درد رکھا ہے؟ استغفر اللہ ارے وہ' وہ ہیں کہ تم چادر تان کر شام سے خراٹے لیتے صبح لاتے ہو۔ تمہارے درد ہو' کرب و بے چینی ہو' کروٹیں بدل رہے ہو۔ ماں' باپ' بھائی' بیٹا' بی بی' اقربا' دوست' آشنا' دو چار راتیں کچھ جاگے' سوئے آخر تھک تھک کر جا پڑے۔ اور جو نہ اٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں' نیند کے جھونکے آ رہے۔ اور وہ پیارا بے گناہ' بے خطا ہے کہ تمہارے لئے راتوں جاگا کیا تم سوتے ہو' اور وہ زار' زار رو رہا ہے' روتے روتے صبح کردی کہ رب امتی امتی اے میرے رب' میری امت' میری امت کیا

کبھی کسی کے باپ، پیر، استاد، آقا، حاکم، بادشاہ نے بیٹے، شاگرد، مرید، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا؟ ایسا درد رکھا ہے؟ حاش للہ ارے ہاں۔ ہاں، درد، بیماری، مرض یا مصیبت میں ماں، باپ کی محبت کیا جانچنا؟ کہ ان میں نہ تمہاری خطا، نہ ماں باپ پر جفا۔ یوں آزماؤ کہ ماں باپ بے شمار نعمتوں سے تمہیں نوازیں اور تم نعمت کے بدلے سرکشی کرو، نافرمانی ٹھانو، سو سو کہیں اور ایک نہ مانو، ماں سے برے، باپ سے برے، رات دن برے، ہر وقت برے۔ دیکھو تو ماں باپ کہاں تک تمہیں کلیجے سے لگاتے ہیں؟ وہ پیارا، وہ مجسم رحمت، وہ نعمتوں والا، وہ ہمہ تن رافت ہے کہ تمہاری لاکھ لاکھ نافرنیاں دیکھے، کروڑ کروڑ گنہگاریاں پائے، اس پر بھی تمہاری محبت سے باز نہ آئے، دل تنگ نہ ہو، محبت ترک نہ فرمائے، سنو وہ کیا فرما رہا ہے؟ دیکھو تم گود میں سے نکلے پڑتے ہو اور وہ فرماتا ہے ھلم الی ھلم الی ارے میری طرف آؤ، ارے میری طرف آؤ، مجھے چھوڑ کر کہاں جاتے ہو؟ دیکھو وہ فرماتا ہے تم پروانے کی طرح آگ پر گرے پڑتے ہو؟ اور میں تمہارا بند کمر پکڑے روک رہا ہوں۔ کیا کبھی کسی کے باپ، استاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ نے بیٹے شاگرد، مرید، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا؟ ایسا درد رکھا ہے؟ استغفر اللہ ارے دنیا کی ساعت تیز ہے، آنکھ بند کئے سویرا ہے، قیامت بہت جلد آنے والی ہے، جانتا ہے قیامت کیا ہے؟

یوم یفر المرء من اخیه و امه و ابیه و صاحبته و بنیه لکل امرئ منهم یومئذ شان یغنیه

(پ ۳۰ سورہ عبس آیت ۳۴ تا ۳۷)

"جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، جورو، بیٹوں سب سے، ہر ایک اس دن اسی حال میں غلطاں، پیچاں ہو گا کہ دوسرے کا خیال بھی نہ لاسکے گا۔"

اس دن جانیں کہ فلاں (گستاخ رسول دیوبندی) یا فلاں (گستاخ رسول وہابی) تیرے کام آسکیں۔ حاش للہ واللہ العظیم، اس دن وہی پیارا حبیب ﷺ کام آئے گا۔ اس کے سوا باقی تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کو تو مجال عرض ہوگی نہیں۔ سب نفسی (نفس کے معنی جان نفسی نفسی میری جان میری جان، مُجِب اپنے محبوب کو میری جان کہتا ہے لہٰذا تمام مخلوق کے سوال پر انبیائے کرام کو اپنا محبوب یاد آئے گا اور جواب میں مختصراً فرمائیں گے (کہ شفاعت کرانے والی ذات صرف) میری جان، میری جان (محمد رسول اللہ ﷺ) اگر غور سے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ حقیقت میں جان کائنات ہیں کہ سبب خلق ہیں۔ اور آپ ہی کے نور سے ساری مخلوق پیدا ہے)۔ نفسی فرمائیں گے پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے؟ ہاں وہ پیارا، بیکسوں کا سہارا، وہ بے یاروں کا یارا، وہ شفاعت کی آنکھ کا

نارا، وہ محبوب محشر آرا، وہ رؤف رحیم ہمارا ﷺ فرمائے گا۔ انا لھا، انا لھا میں ہوں شفاعت کے لئے، میں ہوں شفاعت کے لئے، ﷺ پھر بھی یہ نظر کرنا ہے کہ سنکھوں کی گنتی میں ازدحام، ہزاروں منزل کے فاصلوں پر مقام، لاکھوں حساب کے لئے حاضر کئے گئے، میزان عدل لائی گئی، نامہ اعمال پیش ہوئے، لاکھوں کو صراط پر چلنے لے گئے۔ جو بالائے جہنم نصب ہے، تلوار سے زیادہ تیز، اور بال سے زیادہ باریک، اور ہزاروں برس کی راہ، نیچے نظر کریں تو کروڑوں منزل تک کا گہراؤ، اور اس میں وہ قہر آگ شعلہ زن جس میں سیس برابر پھول اڑ اڑ کر آ رہے ہیں جانتے ہو وہ پھول کیسے اونچے اونچے محلوں کے برابر؟ گویا آگ کے قلعے ہیں کہ پے در پے چلے آتے ہیں، لاکھوں پیاس سے بیتاب ہیں، پچاس ہزار برس کا دن، تانبے کی زمین، سروں پر رکھا ہوا آفتاب، زبانیں پیاس سے باہر ہیں، دل ابل ابل کر گلے پر آ گئے ہیں، اتنا ازدحام، اور اتنے مختلف کام، اور اتنے فاصلوں پر مقام، اور خبر گیراں صرف ایک، وہ محبوب ذی الجلال والاکرام علیہ افضل الصلوۃ والسلام۔ ابھی میزان پر آئے، اعمال تلوائے، حسنات کے پلے گراں کرائے، ابھی صراط پر کھڑے ہیں، غلام گزر رہے ہیں۔ وہ دردناک آواز سے عرض کر رہے ہیں "رب سلم سلم" الٰہی بچالے بچالے۔ ابھی حوض کوثر پر جلوہ فرما ہیں۔ پیاسوں کو وہ شربت جاں فزا پلا رہے ہیں۔ گویا تن مردہ میں جان رفتہ واپس لا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور میری شفاعت فرمائیں۔ فرمایا میں کرنے والا ہوں۔ عرض (☆ یہ حدیث جامع ترمذی میں ان سے مروی ہے ۱۲ منہ) کی یا رسول اللہ اس روز میں حضور کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا سب سے پہلے صراط پر۔ عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں؟ فرمایا میزان پر۔ عرض کی وہاں پر بھی نہ پاؤں؟ فرمایا حوض کوثر پر۔ کہ ان تینوں جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم ابدا۔ آمین

للہ انصاف کیا ان کے احسانوں سے جہاں میں کسی کے احسان کو کچھ نسبت ہو سکتی ہے؟ پھر کیسا سخت کفران ہے کہ جو ان کی شان میں گستاخی کرے، اور تمہارے دل میں اس کی وقعت ہو، اس کی محبت اس کا لحاظ، اس کا پاس نام کو باقی رہے، بیس کہ از کہ بریدی وبا کہ پیوستی، بئس للظلمین بدلا○ الٰہی کلمہ گویوں (پڑھنے والوں) کو سچا اسلام عطا کر۔ صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا ﷺ

(ماخوذ از افاضات امام اہل سنت مولینا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ